مصنف رحمہ اللہ کا مختصر تعارف

ابو منصور عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادی التمیمی الشافعیؒ

نام ونسب :

مصنف کا نام عبدالقاہر ہے اور کنیت ابومنصور، والد کا نام طاہر اور دادا کا نام محمد ہے۔آپ کی پیدائش بغداد میں ہوئی ،آپ کا تعلق بنوتمیم سے تھا۔

ولادت ووفات:

آپ کی وفات اسفرائینی میں ۴۲۹ھ میں ہوئی اور کتاب الفرق بین الفرق میں صفحہ نمبر۲۵۱،۲۵۲ پر ایک مناظرہ کا تذکرہ ہے اور اس مناظرہ کا سال ۳۷۰ھ مذکور ہے اس مناظرہ والے واقع سے پتا چلتا ہے کہ آپ ایک کامل علم والے اور پکی عمر کی شخصیت کے مالک تھے اندازہ ہے کہ تیس سال کے قریب آپ کی اس وقت عمر ہوگی اگر تیس سال عمر مان لی جائے تو اس حساب سے آپ کی ولادت ۳۴۰ھ میں ہوئی ہوگی اور وفات کے وقت عمر ۹۰ سال ہوگی۔

ابتدائی تعلیم :

بغداد میں ہی آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور مزید تعلیم ک ے حصول کے لئے وہ نیساپور گئے جو خراسان کا مشہور علمی مرکز ہے۔نیساپور میں ہی حصولِ علم کی تکمیل کے بعد وہیں اقامت اختیار کرلی اور درس وتدریس میں مشغول ہوگئے۔آپ نے ابواسحاق ابرہیم بن محمد اسفرائینی سے اصولِ دین یعنی علمِ کلام سیکھا اور آپ ان کے اچھے شاگردوں میں شمار ہوتے تھے۔نیساپور میں ہی واقع اسفرائینی کے قلعہ بند شہر میں سکونت اختیار کرلی اور وفات تک وہیں رہے۔آپ نے سترہ قسم کے

۱۔الفرق بین الفِرق (ترجمۃ المؤلف) ص۔۱۵۔۱۷

علوم میں ماہر تھے۔خاصطور پر علم الحساب میں اور اس فن میں آپ کی نافع اور مشہور کتب میں سے کتاب ((التکملۃ)) ہے۔

تصانیف:

آپ کی مشہور تصنیفات کے مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔اصول الدین ۲۔الناسخ والمنسوخ ۳۔تفسیر اسماء اللہ الحسنٰی ۴۔فضائح القدریہ ۵۔التکملۃ فی الحساب ۶۔تأویل المتشابہات فی الاخبار والایات ۷۔تفسیر القرآن ۸۔فضائح المعتزلۃ ۹۔الفاخر فی الأوائل والأواخر ۱۰۔معیار النظر ۱۱۔الایمان وأصولہ ۱۲۔الملل والنحل مختصر ۱۳۔التحصیل فی اصول الفقہ ۱۴۔بلوغ المدیٰ فی اصول الہدیٰ ۱۵۔نفی خلق القرآن ۱۶۔الکلام فی الوعد والوعید ۱۷۔ابطال القول بالتولد ۱۸۔فضائح الکرّامیہ ۱۹۔تفضیل الفقیر الصابر علی الغنی الشاکر ۲۰۔الصفات اوران کی ایک کتاب جس کا نام العماد فی مواریث العباد فی الفرائض والحساب۔

مصنف کے بارے میں علماء کے اقوال:

(۱) اسفرائینیؒ فرماتے ہیں کہ کوئی ایسا علم یا فن نہیں کہ اس علم اور فن میں آپ نے کتاب نہ لکھی ہو۔اگر آپکی گراں قدر کتابیں نہ بھی ہوتی تب بھی ایک کتاب ﴿ملل والنحل فی اصول دین﴾ تمام علوم میں آپ کے رسوخ کی صفت کو اجاگر کرنے کے لئے کافی ہوتی۔

(۲) شیخ الاسلام ابوعثمان صابونیؒ فرماتے ہیں کہ اہل فضل حضرات نے اتفاق رائے سے آپ کو

۱۔الفرق بین الفِرق (ترجمۃ المؤلف) ص۔۱۵۔۱۷

ائمہ اصول اور صدر الاسلام کا لقب دیا تھا، آپ اصول کو جدید اور اچھے انداز میں ترتیب دینے کا ملکہ رکھتے تھے، آپ کی تصنیف کا انداز بہت نمایاں تھا، آپ لوگوں کی نگاہوں میں بلند مرتبہ رکھتے تھے، آپ اپنے زمانے کے بڑے امام کہلائے جاتے تھے۔ جس دن آپ کا انتقال ہوا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ نیشا پور ویران ہوگیا۔

(۳) تاج سبکیؒ فرماتے ہیں کہ ابو منصور ایک جلیل القدر امام تھے، علم کا سمندر تھے کوئی بھی شخص فقہ اور اصولِ فقہ، حساب، علمِ میراث اور علمِ کلام میں بہت مہارت رکھتے تھے کوئی آپ کے مقابلہ کا نہ تھا۔ آپ سے خراسان کے لوگوں علم حاصل کیا۔

(۴) امام فخر الدین رازیؒ اپنی کتاب ((الریاض المؤلفۃ)) میں فرماتے ہیں کہ ابو منصور اسفرائینیؒ اپنے مخالفین کے رد کرنے میں بہت سخت تھے جیسے مقررہ وقت اپنی امیدوں کے پورا کرنے کے لئے دوڑتا ہے، آپ ایک بہت بڑے عالم تھے علم حساب، کلام، فقہ، میراث اور اصول فقہ کے۔ اور اگر آپ کی تصنیفات میں سوائے کتاب ((التکملۃ)) کے جو علمِ حساب کے فن سے متعلق ہے پھر بھی آپ کے ذی علم کہلائے جانے کے لئے یہ کتاب کافی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ ہمیں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے ولا بنائے۔ آمین

ا۔ الفرق بین الفِرق (ترجمۃ المؤلف) ص۔۱۵۔۱۷

کتاب کا تعارف

اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس کیلئے تمام تعریفیں ہیں وہی ہے جس نے اس ساری کائنات کو اپنی حقیقی قدرت سے وجود عطاء کیا اور تمام مخلوقات کا مالک وہ ہے جس نے انسان کی ہدایت کیلئے اپنے برگزیدہ بندوں کو لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے مبعوث کیا تاکہ انسان اپنے معبود حقیقی کی اطاعت گزاری کر سکے اور اللہ کی خوشنودی کو پا سکے۔

حضورِ اکرم ﷺ ہر وقت اپنی امت کی فکر میں رہتے تھے کہ میری امت ہدایت کے راستے سے بھٹک نہ جائے اسی فکر کے پیشِ نظر آپ ﷺ نے اپنی امت کو آنے والے تمام فتنوں سے آگاہی دے دی تھی، آپ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ ان فتنوں کی پیش گوئیوں سے متعلق موجود ہیں۔ ہر گزرتے وقت کے ساتھ فتنے آئینگے، فرق باطلہ والے مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے کے کیلئے ہر دم کوشاں رہیں گے اور ایک ہی طریقہ ہوگا مسلمانوں کیلئے اپنے ایمان کو بچانے کا اور وہ یہ کہ آپ ﷺ نے اپنی حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت میں تہتر (۷۳) فرقے ہونگے لیکن ایک ہی فرقہ یا جماعت نجات اور ہدایت پر قائم رہے گی اور وہی جماعت ہوگی جو میرے اور میرے صحابہ کے نقشِ قدم پر ہوگی صرف یہ جماعت ہی نجات پا سکے گی۔

اسی حدیث کے پیشِ نظر مصنفؒ نے کتاب ((الفرق بین الفِرق)) لکھی ہے، مصنف نے اپنی کتاب میں ان تمام فرقوں کے بارے میں لکھا ہے جو امت میں اب تک آچکے ہیں اور ساتھ ہی حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں فرقہ ناجیہ اور فرقِ باطلہ کے فرق کو بخوبی انداز میں واضح کیا ہے اور اُن تمام ابحاث کا احاطہ کیا ہے جو اس مضمون سے متعلق ہیں۔

۲۔ الفرق بین الفِرق (خطبۃ المؤلف) ص۔۲۱۔۲۲

مصنفؒ نے اپنی کتاب ((الفرقُ بین الفِرق)) کو پانچ ابواب پر تقسیم کیا ہے، ابواب کے نام اور ترتیب مندرجہ ذیل ہیں

باب اوّل : حدیث افتراقِ امت کا بیان

باب دوم : تہتر فرقوں کا تعارف اور فرقہ ناجیہ کا مصداق

باب سوم : نفس پرست فرقوں اور ان کی گمراہیوں کا تفصیلی بیان

باب چہارم: اسلام کی طرف منسوب باطل فرقوں کا بیان

باب پنجم : فرقہ ناجیہ کی اقسام، فرقہ ناجیہ کا مصداق حدیث کے مطابق

یہ ہے کتاب سے متعلق ابواب کی ترتیب و تفصیل انشاءاللہ ہر باب میں اسکے تمام مقتضا سے متعلق مکمل بیان کریں گے، تاکہ قارئین کو پڑھنے اور سمجھنے میں سہل رہے۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

۲۔الفرق بین الفِرق (خطبۃ المؤلف) ص۔۲۱۔۲۲

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿واتّقُوا فتنۃ لا تصیبنّ الذین ظلموا منکم خاصۃ واعلموا انّ اللّٰہ شدید العقاب﴾ الآیۃ (۱)

ترجمہ: اور ڈرو اس وبال سے جو تم میں سے صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنہوں نے ظلم کیا ہوگا ،اور جان رکھو اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ (۱)

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کیلئے ہر زمانے میں اپنے پیغمبروں کا سلسلہ جاری کیا اور ہر پیغمبر کو قوم کی رشد و ہدایت کیلئے وحی (کتاب، صحیفے، الہام) کے ذریعے رہنمائی فرمائی، ایسے ہی آپ ﷺ کو بھی اپنا آخری پیغمبر بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا اور آپ کو اپنی کتاب قرآن عطاء فرمایا جو رہتی دنیا کیلئے یقینی طور پر ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اللہ جلّ شانہ نے آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی قرآن میں ذکر کیا ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿لقد منّ اللہُ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وإن کانوا مِن قبل لفی ضلالٍ مبین﴾ الآیۃ (۲) آیتِ مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی چار ذمہ داریوں کا ذکر کیا ہے سب سے پہلی ذمہ داری یہ بیان کی ہے کہ آپ ﷺ اللہ کی نازل کردہ آیات کو پڑھ کر سنائیں، دوسری ذمہ داری

(۱) سورۃ الانفال آیت نمبر ۲۵ (۲) سورۃ آلِ عمران آیت نمبر ۱۶۴

یہ بیان کی ہے کہ آپ ﷺ قوم کے نفوس کا تزکیہ نفس بھی کریں اور حکمت بھی سکھائیں (حکمت سے مراد سنت ہے)۔ان ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے ان تمام باطل فتنوں سے بھی آگاہی دی جن سے آنے والے وقتوں امت کو واسطہ پڑنا تھا کیونکہ لفظ فتنہ اپنے اندر ایک وسیع معنی لئے ہوئے ہے، فتنے کی ایک شکل تو ظلم وجور کی ہے لیکن یہ ایک ظاہری شکل ہے اور کچھ فتنے ایسے ہیں جو ظاہراً فتنہ نہیں لگتے ہیں لیکن جب ان کے معنی کی تفصیل کو دیکھا جاتا ہے تو وہ ظلم سے بھی بڑھ کر ایک فتنہ ہے اور فتنوں کی کئی شکلیں ہیں جیسا کہ سورہ انفال کی آیت نمبر ۲۵ میں اس کو بیان کیا گیا ہے۔

فتنوں کی ان ہی شکلوں کے بارے میں ہی آپ ﷺ نے اپنی مبارک احادیث میں بھی بیان کیا ہے تا کہ امتِ محمدیہ ﷺ آنے والے تمام فتنوں سے آگاہی رکھتے ہوئے اپنے ایمان واعمال حفاظت کر سکے چناچہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے فتنے ظاہر ہونگے ایسے جیسے رات کی تاریکی کے ٹکڑے، وہ ایسا زمانہ ہوگا کہ صبح کو آدمی مؤمن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھنے والا بہتر ہے کھڑے ہوئے سے، اور کھڑا ہونے والا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے دوڑنے والے سے۔صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ہمیں کیا نصیحت یا کیا حکم دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں قید ہو جاؤ۔ یہ حدیث ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے۔(۳)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سمجھائی ہے کہ جو شخص فتنوں کے زمانے میں جتنا اپنے آپ کو بچا سکتا ہے وہ اپنے کو بچائے بجائے فتنے کی حقیقت اور اس کی تحقیق میں لگائے اس کو چاہئے کہ اپنے ایمان وعمل کی حفاظت کے لئے فکر کرے وگرنہ فتنہ کی زد میں آجائے گا اور اپنے ایمان وعمل

(۳) حدیث نمبر: ۴۲۶۲، بذل المجھود شرح سنن ابی داؤد ج۔۱۲،ص۔۳۰۴

سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔آپ ﷺ نے خود بھی فتنوں سے پناہ مانگی ہے اور امت کو دعائیں سکھائیں ہیں چنانچہ آپ ﷺ کا اپنا عمل ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ فتنہ کے پیچھے پڑنے سے بہتر ہے کہ اس سے بچنے کی تدبیر کی جائے۔رسول اللہ ﷺ سے فتنے سے بچاؤ کے لئے احادیثِ مبارکہ میں دعائیں منقول ہیں چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے یہ دعاء منقول ہے: ﴿اللّٰھم اذا اردت بقوم فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون﴾۔

باب اوّل

حدیثِ افتراق کا بیان

مصنف ؒ نے اپنی کتاب کا آغاز حدیثِ افتراق سے متعلق تین احادیث سے کیا ہے اور تینوں احادیث کی سند بھی بیان کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان مختلف صحابہ کرامؓ کے اسماء کا بھی ذکر کیا ہے جن سے حدیثِ افتراق کا بیان مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

پہلی حدیث:

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قوم یہود اکہتر (۷۱) فرقوں میں منقسم ہوگئی تھی، اور نصاریٰ بہتر (۷۲) فرقوں میں منقسم ہوگئی تھی، اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں منقسم ہوجائیگی۔

پہلی حدیث کی سند:

مجھے (یعنی مصنف ابو منصور عبد القاہر بغدادی) فرماتے ہیں کہ ابو سہل بن بشر بن احمد بن بشر اسفرائینی نے بیان کی، اسفرائینی کو عبد اللہ ابن ناجیہ نے بیان کی، عبداللہ ابن ناجیہ کو وھب بن بقیہ نے بیان کی، وھب بن بقیہ نے خالد بن عبد اللہ سے روایت کی، انہوں نے محمد ابن عمرو سے روایت کی، انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، ابوسلمہ نے حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کی۔

دوسری حدیث:

حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت (۱) ہے رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ضرور بضرور میری امت پر ایسا زمانہ آئیگا جیسا زمانہ بنی اسرائیل کی قوم پر آیا تھا؛ بنی اسرائیل کی قوم والے ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور عنقریب میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی، یا اس سے زیادہ ہوگی، سب کے جہنمی ہونگے سوائے ایک جماعت کے. صحابہؓ اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جماعت یا ملت کون سی ہوگی جو نجات پائیگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہؓ کے راستے پر چلنے والی ہوگی۔

دوسری حدیث کی سند:

مصنف ؒ نے روایت لی ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن علی زیاد جو ایک عادل اور ثقہ میں راوی میں شمار کئے جاتے ہیں، انہوں نے روایت لی احمد بن حسن بن عبد الجبار سے، احمد بن حسن نے روایت لی ھیثم بن خارجہ سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم سے، انہوں نے عبد اللہ بن یزید سے، عبد اللہ بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے عبد اللہ بن عمرو نے آپ ﷺ سے۔

امام ترمذی اس روایت کو اپنی کتاب سنن ترمذی میں باب ماجاء فی افتراق الامۃ کے تحت ذکر کیا ہے، اس کے ساتھ ایک اور روایت ہے جو اسی باب کے تحت ذکر کی ہے لیکن اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ کیا اور وہ الفاظ اس حدیث نمبر۲ کی وضاحت کرر ہے ہیں، امام ترمذیؒ نے اس روایت کو مفسر، حسن غریب کہا ہے. البانی صاحب نے بھی اس حدیث کو حسن کہا ہے. وہ حدیث یہ ہے.....

حضرت عبداللہ بن ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر ضرور

(۱) سنن الترمذی ،

بضرور ایسا دور آئیگا جو بنی اسرائیل کی قوم پر آیا تھا بلکل بعینہ ویسے ہی جیسے جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل ی قوم میں اگر کوئی شخص علانیہ اپنی ماں کے پاس بھی گیا ہو گیا تو میری امت میں لوگ ایسے ہی کریں گے، اور فرمایا کہ بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے ر میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی سب کے سب جہنمی ہونگے سوائے ایک جماعت کے، صحابہؓ نے سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ جماعت کونسی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جماعت جو جو میرے راستے پر اور میرے صحابہ کے راستے پر ہوگی۔

تیسری حدیث:

حضرت انسؓ سے روایت (۱) ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ بیشک بنی اسرائیل کی قوم ۷۱ فرقوں میں منقسم ہوگئے تھے اور میری امت ۷۲ فرقوں میں بٹ جائیگی، سب کے سب جہنم میں ہونگے سوائے ایک جماعت کے۔

تیسری حدیث کی سند:

مصنفؒ نے یہ روایت قاضی ابومحمد عبداللہ ابن عمر المالکی سے لی ہے انہوں نے فرمایا مجھے میرے والد نے بیان کی اور میرے والد نے اپنے والد سے روایت لی، قاضی ابومحمد کے دادا نے ولید بن مسلم سے روایت لی، انہوں نے امام اوزاعی سے روایت لی، امام اوزاعیؒ نے حضرت قتادۃ سے، انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت لی، حضرت انسؓ نے آپ ﷺ سے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ حدیث افتراق امت سے متعلق جتنی حدیث کتب حدیث میں وارد ہیں ان کی اسانید بھی کافی ہیں، اور صحابہؓ کی جماعت میں سے ایک جماعت اس کو روایت کرنے والی ہے

ان کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں: انس بن مالکؓ، ابوھریرۃؓ، ابوالدرداءؓ، جابرؓ، ابوسعید خدریؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن عمروؓ بن العاص، بوامامۃؓ، واثلۃ بن الاسقع اور انکے علاوہ بھی صحابہؓ سے اس حدیث کے رویت کرنے والے ہیں۔

شارح سفر السعادۃ نے امام ترمذی رحمہ اللہ کے پیش کردہ ناموں پر گیارہ صحابہ کے مزید ناموں کا اضافہ کیا ہے: انسؓ، جابر، ابوامامہ، ابن مسعود، علی، عمرو بن عوف، عویمر، ابوالدرداء، ابومعاویہ، ابنِ عمر واثلہ رضی اللہ عنہم۔ اس طرح اس حدیث کے رواۃ کی تعداد پندرہ تک پہنچ جاتی ہے۔ جن میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے متعلق کسی نے بھی ردّ وقدح نہیں کی۔ (۲)

نیز طبرانی میں بھی ایک روایت حدیث افتراق سے متعلق مذکور ہے جو بروایت ابو الدرداء، ابوامامہ، واثلہ بن الاسقع، اور انس بن مالک سے ہے. یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک روز ہماری طرف نکلے اور ہم دین کے کسی معاملے میں بحث کر رہے تھے، چنانچہ آپ ﷺ بہت غصہ زیادہ غصہ ہوئے اور آپ ﷺ نے اس سے پہلے ایسے غصے کا اظہار نہ فرمایا تھا، پھر آپ ﷺ نے ہمیں تنبیہ کی، فرمایا کہ اے امت محمد کیا ہوا ہے تم کو، اسی جھگڑے کی وجہ سے ہی تم سے سابقہ قومیں ہلاک ہوئی ہیں، جھگرے کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں خیر نہیں ہے، جھگڑا کرنا چھوڑ دو کیونکہ مؤمن جھگڑا نہیں کرتا ہے، جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑا کرنے والا بیشک اپنے خسارے میں اضافہ کرنے والا ہوتا ہے، جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑے کا عادی گناہ کو مرتکب ہوجاتا ہے، جھگرے کو چھوڑ دو؛ میں قیامت کے دن جھگڑا کرنے والی کی شفاعت نہ کرونگا جھگرے کو چھوڑ دو؛ پس میں اس شخص کے لئے ضامن ہونگا جنت کے تینوں درجات میں سے ہر ایک درجہ میں اس کے

(۱) امام ابن ماجہؒ یہ حدیث کتاب الفتن ((باب افتراق الامم))۔ (۲) کتاب ترجمان السنہ۔ص۲۳، ج۔۱

شروع میں ، اس کے درمیان میں ، اوراس کے اعلی درجے میں جو شخص جھگڑے کو ترک کونے والا ہو درانحالیکہ اس میں سچا ہو، جھگڑے کو چھوڑ دو اس لئے کہ اللہ نے مجھے بتوں کی عبادت سے روکنے کے بعد جس چیز سے منع فرمایا ہے وہ جھگڑا کرنا ہے اور شراب کا پینا ہے، جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ شیطان مایوس ہو چکا تھا اس بات سے کہ اس کی عبادت کی جائے ہاں لیکن وہ اس بات پر راضی تھا کہ اللہ کا بندہ جھگڑے میں پڑ جائے ، جھگڑے کو چھوڑ دو اس لئے کہ بنی اسرائیل کی قوم منقسم ہوگئی تھی ۷۱ فرقوں میں اور نصاریٰ کی قوم ۷۲ فرقوں میں منقسم ہوگئی تھی سب کے سب گمراہی پر تھے سوائے ایک بڑی جماعت کے صحابہؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ یہ سوادِ اعظم (بڑی جماعت) کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی شخص میرے اور میرے صحابہؓ کے راستے پر رہے گا وہ بڑی جماعت میں ہوگا .پھر آپ ﷺ نے فرمایا کی جو شخص اللہ کے دین میں جھگڑا نہ کرے، اور اہلِ توحید میں سے کسی گناہ گار کی تکفیر نہ کرے تو اس کے لئے مغفرت کی بشارت ہے .اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کے ماننے والے ابتداء میں بھی غریب تھے اور عنقریب زمانے میں بھی اس کے ماننے والے غرباء ہی رہ جائینگے ، صحابہؓ نے پوچھا اے اللہ رسول ﷺ یہ غرباء سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو صلح کونے والے ہیں جب کہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں اور اللہ کے دین میں جھگڑا نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی اہلِ توحید میں سے کسی گناہ گار کی تکفیر کرتے ہیں۔ (۱)

اقوال خلفاء راشدین :

خلفاء راشدین نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ امت میں ان کے بعد فرقے بنتے جائینگے اور فرمایا

(۱) معجم طبرانی حدیث نمبر ۷۴۵۹، ج۔۸، ص۔۱۷۸

کہ صرف ایک ہی جماعت جو فرقہ ناجیہ کہلائے گی ان میں سے اور باقی تمام کے تمام فرقے دنیا میں گمراہی پر ہونگے اور آخرت میں رسوا اور خسارے میں ہونگے۔

گمراہ فرقوں کی مذمت :

ذخیرہ احادیث میں آپ ﷺ نے مختلف مقام پر گمراہ فرقوں کی مذمت بیان کی ہے چناچہ روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرقہ قدریہ کی مذمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں۔

دوسری روایت آپ ﷺ نے قدریہ کت ساتھ مرجئہ کی بھی مذمت بیان کی ہے۔

ایک روایت میں آپ ﷺ نے مارقین اور خوارج کی بھی مذمت کی ہے۔

ابوداؤد کی روایت باب ((فی القدر)) میں یہ رویت موجود ہے جس کو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کو نہ جانا اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہونا۔ (۲)

اسی طرح امام ترمذیؒ نے بھی جامع ترمذی میں ایک باب ((ماجاء فی القدریۃ)) قائم کیا اور اس میں یہ رویت پیش کی ہے جو مروی ہے عبداللہ ابن عباسؓ سے؛ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں دو جماعت ایسی ہیں کہ اسلام میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے مرجئہ اور قدریہ۔ (۳)

(۲) سنن ابی داؤد، حدیث نمبر۔۴۶۹۱، ج۔۷ (۳) سنن ترمذی ، حدیث نمبر۔۲۳۰۲، ج۔۳

امام بخاریؒ نے بھی اپنی کتاب صحیح بخاری میں استتابۃ المرتدین کے تحت ایک باب قائم کیا ہے

((قتل الخوارج والملحدین بعد اقامۃ الحجۃ علیہم.....))

کبارِ صحابہؓ کے اقوال :

کبارِ صحابہؓمیں سے حضرت علیؓ کا قول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مقام زھراء پر اپنے خطبے میں فرقہ مرجئہ ،قدریہ، مارقین اور خوارج کی مذمت بیان کی اور اس بات کا اعلان فرمایا کہ وہ ان سے بری ہیں جو بھی یہ حضرت علی کے بارے میں کہتے تھے۔

مذمتی فرقوں سے رسول اللہ ﷺ کی مراد :

اس باب میں حدیث افتراق سے متعلق جتنی بھی روایت ذکر کی گئی ہیں اور ان میں فرق باطلہ کی جو مذمت بیان کی گئی ہے اس سے رسول اللہ ﷺ کی مراد وہ فرق ہیں جو عقائد میں اختلاف کرتے ہیں نہ کہ وہ فرقے جو فروعی مسائل میں اختلاف کرتے ہیں جبکہ اصولِ دین میں تمام کے تمام فقہاء کا اتفاق ہے کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے جتنی مذمت بیان کی ہے وہ اصولِ دین میں اختلاف کی وجہ سے کی ہے۔

اصول وفروع میں اختلاف کا فرق:

اصول سے مراد :

شریعت کی اصطلاح میں اصول سے مراد اسلام کے بنیادی عقائد ہیں مثلاً توحید، وعدہ وعید ،قدر واستطاعہ، اچھی و بری تقدیر، اللہ کے اسماء وصفاتی نام، ہدایت وضلالت، نبوت ورسالت، اللہ کا ارادہ ومشیئت ، رؤیت وادراک، وغیر ذلک...کہ ان عقائد درستگی کے بغیر مسلمان کا کوئی بھی عمل عنداللہ مقبول نہیں ہے۔

فروع سے مراد :

شریعت کی اصطلاح میں فروع سے مراد اسلام کے احکامات یعنی فرض، واجب ،سنت، مستحب، حلال وحرام، مکروہ وغیرہ ہیں، جو عملی حکم سے تعبیر کئے جاتے ہیں کہ مسلمان اسلام کے احکامات کی ادئیگی کیسے کرے گا، اس کا طریقہ کیا ہوگا، اس کی شکل کیا ہوگی اور اس کی صورت کیا ہوگی۔

اہلِ حدیث اور اصحاب الرائے کے درمیان فرق:

اہلِ حدیث سے مراد محدیثین کرام ہیں اس مکتبِ فکر کی نمائندگی حضرت اما احمد اور حضرت امام اسحاق رحمہما اللہ کرتے ہیں ، اور اس مکتبِ فکر کے اکابر: امام بخاری ، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی ہیں، اب یہ مکتبِ فکر حنبلیت کے نام سے متعارف ہے۔اہلِ حدیث بمعنی غیر مقلدین اس میں داخل نہیں ہیں۔

اوراصحاب الرائے سے مرادفقہائے عظام ہیں جنہوں نے قرآن واحادیث سے مسائل کا استنباط کیاہے۔مسائل کے استنباط میں اوردلیل لینے میں سب سے مقدم قرآن ہی کورکھااس کے بالترتیب حدیث،اجماع اورسب سے آخرمیں قیاس کے ذریعے سے دلیل کوپیش کیاہے۔ان میں مشہورفقہ:
حنفی فقہ،مالکیہ فقہ،شافعیہ فقہ اورحنبلی فقہ ہیں

مذموم فرقوں کابیان :

احادیث سابقہ میں رسول اللہ ﷺ نے مذموم فرقوں کی نشاندہی بھی کی ہے اوران میں سے چند کے اسماءبھی بتائے ہیں اورایسے فرقوں کواھل الاھواء والضلالت سے موسوم کیاہے،جنہوں نے اصول دین میں فرقہ ناجیہ (اہل السنّت والجماعۃ) سے مخالفت کی ہے اوران میں سے چند کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں.

قدریہ،خوارج،روافض،نجاریہ،جہمیہ،مجسمہ،مشبِہ،اوروہ تمام فرقے جوان کے گھڑے ہوئے عقائد میں پیروی کرنے والے ہیں۔لہٰذا اصول دین میں مخالفت کرنے والے فرقِ ضالہ کی تکفیر کی جائیگی۔

فِتَن :(آزمائش اورہنگامے)

فتنہ کےلغوی معنیٰ ہیں((ادخال الذهب النار لتظهر جودته))سونے کو

آگ میں تپاکرکھرا کھوٹا معلوم کرنا،پھرفتنہ کے معنی آزمائش کے ہوگئے۔آزمائش کی مختلف شکلیں ہواکرتی ہیں تاکہ کھوٹے میں کھرا واضح ہوجائے۔لفظ فتنہ یااس کے مشتقات قرآن میں مختلف آیات میں مستعمل ہواہے چنانچہ فتنہ کے معنیٰ آزمائش،آفت،دنگافساد،دکھ دینا،اورتختۂ مشق بنانا وغیرہ ہے۔(۱)

اس کے بعداس بات کاسمجھناضروری ہے کہ یہ دنیاامتحان کی جگہ ہے،یہاں ہرلمحہ انسان امتحان میں ہے۔ایمان وکفرتوبڑے امتحان ہیں لیکن مؤمن بندہ کاامتحان مختلف اندازمیں ہوتاہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایاکہ((اللہ تعالیٰ ہرامت کی آزمائش کرتے ہیں اورمیری امت کی آزمائش مال سے کریں گے))۔(۲)

رسول اللہ ﷺ نے آئندہ آنے والےتمام فتنوں نے سے متعلق پیشگی رہنمائی فرمادی ہے اوران فتنوں سے بچنے کی تدبیربھی بتلائی ہے کہ ان اعمال کواختیارکرنے سے ہماری نجات ہوسکتی ہے۔

فتنوں کی قسموں کا بیان:

فتنے کی چھ قسمیں :

پہلی قسم ۔آدمی کے اندر کا فتنہ:

وہ یہ ہے کہ آدمی کے احوال بگڑ جائیں ،اس کا دل سخت ہو جائے ،اور عبادت میں حلاوت اور مناجات میں لذت محسوس نہ ہو۔

دوسری قسم۔گھر میں فتنہ:

وہ نظام خانہ داری کا بگاڑ ہے حدیث میں بھی ہے کہ شیطان میاں بیوی کے درمیان لڑائی کروا کر بہت خوش ہوتا ہے۔

تیسری قسم۔ وہ ہے نظامِ مملکت کو بگاڑ ہے کہ لوگوں کو آپس میں لڑوا دیتا ہے حدیث مبارکہ میں بھی ہے کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرۃ العرب میں نمازی بندے اس کی پرستش کریں

البتہ وہ ان کو آپس میں لڑانے میں لگا ہوا ہے۔(مسلم۱۷:۱۵۶)

چوتھی قسم۔ملّی فتنہ:

وہ یہ ہے کہ مخصوص صحابہ وفات پاجئیں اور دین کا معاملہ نااہلوں کے ہاتھوں میں چلا جائے ،پس اولیاء اللہ او علماء دین میں غلو کریں ،اور بادشاہ اور عوام دین میں سستی برتیں نہ اچھے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں زمانے کا رجحان جاہلیت کی طرف بڑھتا چلا جائے۔

پانچویں قسم۔عالگیر فتنہ:

یہ بد دینی کا فتنہ ہے، جب یہ فتنہ رونما ہوتا ہے تو لوگ انسانیت اور اس کے تقاضوں سے نکل جاتے ہیں اور لوگ میں تین قسم کے لوگ ہو جاتے ہیں ایک وہ لاگ ہیں جو بلکلیہ طور پر دنیا سے بے رغبت ہو جاتے ہیں اور ہر ایک سے بے پرواہ ہو کر الگ ہو جاتے ہیں یعنی سنیاسی بن جاتے ہیں ،دوم وہ لوگ ہیں جو ملائکہ کی مشابہت اختیار کرنے کے مشتاق ہو جاتے ہیں مثلاً شب بیداری یا کثرت سے

روزے رکھنا ....۔ سوم وہ لوگ ہیں جو نہ پہلی قسم یں ہوتے ہیں اور نہ ہی دوسری قسم میں بلکہ وہ درمیان میں ہوتے ہیں۔(۱)

آئندہ باب ثانی میں تمام فرقوں کا ذکر کیا جائے گا جو حدیثِ افتراق کا مصداق ہیں، ان کی کیفیت، تعداد اور ان کے اختلاف کا تفصیلی احوال بیان کیا جائے گا۔

❁❁❁

الفرق بین الفِرق (تلخیص)
فرقہ ناجیہ وفرقِ باطلہ

الفرق بین الفِر ق (تلخیص)
فرقہ ناجیہ وفرقِ باطلہ

الفرق بین الفِر ق (تلخیص)
فرقہ ناجیہ وفرقِ باطلہ